

# سفر یوئیل اور لاوڈکیائی کلیسیاے ایڈونٹسٹ روز ہفتم — نمبر چونتیس

Jeff Pippenger

2026-01-27

## نمبر چونتیس

بیابان میں ایک آواز کے وجود کے لیے، بیابان کا ہونا لازم ہے۔ جولائی 2023 میں ایک آواز بلند ہونا شروع ہوئی جو اس امر کی نشان دہی کرتی تھی کہ یہوداہ کے قبیلے کا شیر اُس وقت اپنی ذات کے اُس مکاشفہ کی مہر کشائی کر رہا تھا جو کتاب مکاشفہ کے پہلے باب میں پیش کیا گیا ہے۔ سبت، 18 جولائی 2020 کی مایوسی نے مکاشفہ باب گیارہ کے ساڑھے تین دنوں کا آغاز کیا، جو سبت، 30 دسمبر 2023 کو اختتام پذیر ہوئے۔ اُس سبت کو، جولائی 2020 کے بعد پہلی بار، فیوچر فار امریکہ نے زوم کے اجلاس میں علانیہ خطاب کیا۔

اُس نقطے سے آگے، مکاشفہ یسوع مسیح بتدریج منکشف ہوتا چلا آیا ہے۔ اس کا آغاز لفظ "سچائی" کے ایک مکاشفہ سے ہوا، اور پھر یہ دیکھا گیا کہ وہ عبرانی حروف تہجی کے پہلے، تیرھویں اور بائیسویں حروف سے مرتب تین مراحل کے ایک خاکے کی نمائندگی کرتا ہے، جنہیں یکجا کیا جائے تو لفظ "سچائی" بنتا ہے۔ لفظ "سچائی" کے اس خاکے میں مجسم تین مراحل کی حیثیت ایک قدیم سچائی کی تھی، جسے ایک نئے تناظر میں رکھا گیا تھا۔

عرصہ دراز سے ہم یہ دکھاتے آئے ہیں کہ صحن، مقدس اور قدس الاقداس کے تین مراحل، روح القدس کے تین افعال کے متوازی ہیں: وہ صحن میں گناہ کی بابت قائل کرتا ہے، مقدس میں راستبازی کو ظاہر کرتا ہے، اور قدس الاقداس میں عدالت کرتا ہے۔ ہم نے یہ بھی نشان دہی کی ہے کہ یہ تینوں مراحل کلام خدا بھر میں جلوہ گر ہیں، لیکن 2023 میں 'حق' کے فریم ورک کے ساتھ یہ تمام ادراکات مزید واضح اور نمایاں ہو گئے۔ ایک قدیم حق کو لے کر اسے حق ہی کے ایک نئے فریم ورک میں رکھ دینا وہی کام ہے جو مسیح اپنے کلام کی مہر کو تدریجاً کھولتے ہوئے کرتا ہے۔ وہ 'بیابان' جو 2023 میں اختتام پذیر ہوا، ایک نبوتی 'وقتِ آخر' کی نمائندگی کرتا ہے، جب ایک پیشگوئی کی مہر کھولی جاتی ہے۔ وہ پیشگوئی یسوع مسیح کا مکاشفہ ہے، جو 'حق' ہے۔

"منجی کے زمانے میں یہودیوں نے سچائی کے قیمتی جواہرات کو روایات اور افسانوں کے ردی کے ڈھیر تلے اس طرح ڈھانپ دیا تھا کہ سچ اور جھوٹ میں امتیاز کرنا ناممکن ہو گیا تھا۔ منجی توہم پرستی اور مدتوں سے رچی بسی غلطیوں کا کچرا ہٹانے، اور خدا کے کلام کے جواہرات کو سچائی کے سانچے میں جمانے کے لیے آئے۔ اگر منجی آج ہمارے پاس ویسے ہی آئیں جیسے وہ یہودیوں کے پاس آئے تھے، تو وہ کیا کرتے؟ انہیں روایات اور رسومات کے کچرے کو ہٹانے میں اسی طرح کا کام کرنا پڑے گا۔ جب انہوں نے یہ کام کیا تو یہودی بہت پریشان ہو گئے۔ وہ خدا کی اصل سچائی سے غافل ہو گئے تھے، لیکن مسیح اسے دوبارہ منظرِ عام پر لے آیا۔ خدا کی قیمتی سچائیوں کو توہم پرستی اور غلطیوں سے آزاد کرنا ہمارا کام ہے۔ ہمیں انجیل میں کتنا بڑا کام سونپا گیا ہے!" Review and Herald, 4 جون، 1889.

یہ "ہمارا کام ہے کہ ہم خدا کے گراں قدر حقائق کو توہم پرستی اور خطا سے آزاد کریں"، اور "کلام خدا کے جواہر کو حق کے ڈھانچے میں جڑ دیں۔" 2023 میں خداوند نے حق کا ڈھانچہ اس ساخت میں متعارف کرایا جس کی نمائندگی لفظ "truth" کرتا ہے۔ وہ ڈھانچہ "خدا کے" "اصلی" حقائق کو منکشف کرتا ہے۔

گمراہی کی گردوغبار اور کثافت نے حق کے قیمتی جواہرات کو دفن کر دیا ہے، مگر خداوند کے خادم ان خزانوں کو آشکار کر سکتے ہیں، تاکہ ہزاروں انہیں مسرت اور ہیبت کے ساتھ دیکھیں۔ خدا کے فرشتے متواضع خادم کے پہلو میں ہوں گے، فضل اور الہی بصیرت عطا کرتے ہوئے، اور ہزاروں داؤد کے ساتھ یہ دعا کرنے لگیں گے، 'میری آنکھیں کھول کہ میں تیری شریعت کے عجائبات کو دیکھوں۔' وہ صداقتیں جو صدیوں سے اوجھل اور نظر انداز رہی ہیں، خدا کے مقدس کلام کے منور صفحات سے شعلہ بن کر جلوہ گر ہوں گی۔ وہ کلیسائیں جنہوں نے عموماً حق کو سنا، اسے رد کیا اور اس کو پامال کیا، مزید بدی کریں گی؛ لیکن 'دانشمند'، یعنی جو دیانت دار ہیں، سمجھ جائیں گے۔ کتاب کھلی ہے، اور خدا کے کلام کے الفاظ اُن کے دلوں تک پہنچتے ہیں جو اُس کی مرضی جاننا چاہتے ہیں۔ آسمان سے آنے والے اُس فرشتے کی بلند پکار پر جو تیسرے فرشتے کے ساتھ شامل ہوتا ہے، ہزاروں اُس غفلت سے جاگ اٹھیں گے جس نے صدیوں سے دنیا کو جکڑ رکھا ہے، اور حق کی خوبصورتی اور قدر و قیمت دیکھیں گے۔ ریویو اینڈ پیرالڈ، 15 دسمبر، 1885۔

"خداوند کے مزدور" جو "دانشمند" ہیں اور "جو دیانت دار ہیں" "سمجھیں گے"، اور "آشکار کریں گے" "خزانے، تاکہ ہزاروں انہیں مسرت اور ہیبت کے ساتھ دیکھیں۔" بدقسمتی سے لاوڈیکائی ایڈونٹ ازم کے لیے یہ وہ لوگ نہیں ہیں جو تیسرے فرشتے کی بلند پکار پر اپنے خواب غفلت سے جاگتے ہیں، کیونکہ وہ تو اتوار کا قانون ہے، اور یہ ایڈونٹ ازم کے بیدار ہونے کے لیے بہت زیادہ تاخیر ہے۔ گیارہویں گھنٹے کے مزدور اپنے "خواب غفلت" سے "اس فرشتے کی بلند پکار پر جو تیسرے فرشتے کے ساتھ شامل ہوتا ہے" جاگتے ہیں، اور یہ قریب الوقوع اتوار کے قانون کے وقت ہے۔ سنہ 2024 سے، "وہ حقائق جو زمانوں سے نادیدہ اور غیر ملحوظ رہے" شعلہ فشاں ہو کر "خدا کے مقدس کلام کے منور صفحات سے" پھوٹ رہے ہیں۔

اشعیاہ 22:22 میں الیاقیم کو ایک کلید عطا کی جاتی ہے، اور متی 16 میں پطرس کو بادشاہی کی کلیدی عطا کی جاتی ہیں۔

اور میں داؤد کے گھر کی کنجی اس کے کندھے پر رکھوں گا؛ پس وہ کھولے گا اور کوئی بند نہ کرے گا؛ اور وہ بند کرے گا اور کوئی نہ کھولے گا۔ اشعیا 22:22۔

"چابی" فلاڈیلفیہ کو عطا کی گئی ہے، کیونکہ کتاب مقدس میں یہی وہ واحد دوسرا مقام ہے جہاں کھولنے اور بند کرنے کی چابی کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اور فلاڈیلفیہ کی کلیسیا کے فرشتے کو لکھ: یہ باتیں وہ فرماتے جو قدوس ہے، جو سچا ہے، جس کے پاس داؤد کی کنجی ہے؛ وہ جو کھولتا ہے اور کوئی بند نہیں کرتا؛ اور بند کرتا ہے اور کوئی کھول نہیں سکتا۔ میں تیرے اعمال جانتا ہوں: دیکھ، میں نے تیرے سامنے ایک کھلا دروازہ رکھ دیا ہے جسے کوئی بند نہیں کر سکتا؛ کیونکہ تیرے پاس تھوڑی سی قوت ہے، اور تو نے میرے کلام کو قائم رکھا ہے اور میرے نام سے انکار نہیں کیا۔ مکاشفہ ۷:۳، ۸

کچ بحث یہودیوں کے ساتھ آخری مکالمے میں، مسیح نے ایک سوال اٹھایا جس کا جواب یہودی دینے سے قاصر رہے۔

جب فریسی جمع تھے، یسوع نے ان سے پوچھا اور کہا، مسیح کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ کس کا بیٹا ہے؟ انہوں نے اس سے کہا، داؤد کا بیٹا۔ اس نے ان سے کہا، پھر داؤد روح میں اسے خداوند کیوں کر کہتا ہے، یوں کہتے ہوئے: 'خداوند نے میرے خداوند سے کہا، میری دہنی طرف بیٹھ، جب تک میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی نہ بنا دوں؟' پس اگر داؤد اسے خداوند کہتا ہے تو وہ اس کا بیٹا کیسے ہے؟

اور کوئی آدمی اُسے ایک لفظ بھی جواب نہ دے سکا، اور اُس دن کے بعد کسی آدمی میں یہ جرات نہ رہی کہ وہ اُس سے مزید کوئی سوال کرے۔ متی ۲۲:۴۱-۴۶۔

یہودی داؤد اور مسیح کے نبوی ربط کو سمجھنے سے قاصر تھے، کیونکہ بائبل کی اُس زبان کو سمجھنے کی نبوت کی کلیدی اُن کے پاس نہ تھیں جو سطر پر سطر قائم ہے۔ مسیح نے یہودیوں کے ساتھ اپنی گفتگو اس امر کی نشاندہی کرتے ہوئے ختم کی کہ اُن کی نابینائی کی بنیاد کلام حق کو درست طور پر تقسیم کرنے سے اُن کی نااہلی پر ہے۔ انہوں نے واضح کیا تھا کہ اگر تم موسیٰ کو سمجھتے تو مسیح کو بھی سمجھتے؛ لیکن وہ اُن صحائف کو نہیں سمجھتے تھے جن کی پاسداری اور دفاع کا وہ دعویٰ کرتے تھے۔

"بیت داؤد" کی "کلید" میلرائیٹوں کو دی گئی، جو فلاڈیلفیہ کی کلیسیا تھے۔ یہ "کلید" ایک اصلاحی تحریک تھی جس کی نمائندگی کھلے اور بند دروازوں سے کی گئی تھی۔ 1798 سے 1863 تک میلرائیٹ تحریک فلاڈیلفیہ کے تجربے سے لاودکیہ کے تجربے تک گئی، اور اس دوران ایک تحریک سے ایک کلیسیا میں تبدیل ہو گئی۔ 19 اپریل 1844ء کو ایک دروازہ کھلا اور ایک دروازہ بند ہوا، اسی طرح 22 اکتوبر 1844ء کو ایک دروازہ کھلا اور ایک دروازہ بند ہوا، اور 1863ء میں بھی ایک دروازہ کھلا اور ایک دروازہ بند ہوا۔

الیاقیم کے پاس ایک کلید تھی، لیکن پطرس کو "کلیدی" دی گئیں۔ وہ مفرد کلید 1844 کا بند دروازہ تھی۔

مقدس کا موضوع وہ کلید تھا جس نے 1844 کی مایوسی کے راز کو کھول دیا۔ اس نے ایک مکمل نظام حق، جو باہم مربوط اور ہم آہنگ تھا، نگاہوں کے سامنے وا کر دیا، یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ خدا کے ہاتھ نے عظیم آمد ثانی کی تحریک کی رہنمائی کی تھی اور جب اُس نے اپنے لوگوں کے مقام اور کام کو آشکار کیا تو موجودہ فرض بھی نمایاں ہو گیا۔ دی گریٹ کنٹروورسی، 423۔

مقدس کا موضوع وہ کنجی تھا جس نے 1844 کے بند دروازے کو کھول دیا، لیکن پطرس کو بادشاہی کی کنجیاں بھی دی گئیں۔

اور یسوع نے جواب میں اُس سے کہا، مبارک ہے تو، شمعون بن یونا؛ کیونکہ یہ بات گوشت اور خون نے تجھ پر ظاہر نہیں کی بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے۔ اور میں بھی تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پطرس ہے، اور میں اس چٹان پر اپنی کلیسیا بناؤں گا، اور پتال کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے۔ اور میں تجھے آسمان کی بادشاہی کی چابیاں دوں گا، اور جو کچھ تو زمین پر باندھے گا وہ آسمان پر بندھا جائے گا، اور جو کچھ تو زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر کھولا جائے گا۔ متی 16:17-19۔

سطر بہ سطر، فلاڈیلفیا، پطرس کی نمائندگی میں آخری عہد کی عروس، کو کلید بیت داؤد کے ساتھ ساتھ آسمان کی بادشاہی کی کلیدی بھی عطا کی جاتی ہیں۔ کلید بیت داؤد وہ آخری موضوع ہے جس پر یسوع نے فریسیوں سے گفتگو کی۔

جب فریسی جمع تھے، یسوع نے ان سے پوچھا اور کہا، مسیح کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ کس کا بیٹا ہے؟ انہوں نے اس سے کہا، داؤد کا بیٹا۔ اس نے ان سے کہا، پھر داؤد روح میں اسے خداوند کیوں کر کہتا ہے، یوں کہتے ہوئے: 'خداوند نے میرے خداوند سے کہا، میری دہنی طرف بیٹھ، جب تک میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی نہ بنا دوں؟' پس اگر داؤد اسے خداوند کہتا ہے تو وہ اس کا بیٹا کیسے ہے؟

اور کوئی آدمی اُسے ایک لفظ بھی جواب نہ دے سکا، اور اُس دن کے بعد کسی آدمی میں یہ جرات نہ رہی کہ وہ اُس سے مزید کوئی سوال کرے۔ متی 22:41-46۔

داؤد اور اس کے خداوند کا موضوع عین وہی نقطہ ہے جہاں سے پطرس نے یوم پنتیکست کو بالا خانے میں دن کی تیسری ساعت میں اپنے بیان کا آغاز کیا۔ وہی موضوع جس نے فریسیوں اور مسیح کے مابین مکالمے کے دروازے کو بند کر دیا تھا، وہی کلید پطرس نے یوم پنتیکست کو بالا خانے کا دروازہ کھولنے کے

لیے استعمال کی۔

کیونکہ داؤد آسمان پر نہیں چڑھا، لیکن وہ خود کہتا ہے، "خداوند نے میرے خداوند سے کہا: تو میرے دینے ہاتھ پر بیٹھ، جب تک میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی نہ بنا دوں۔" پس اسرائیل کا سارا گھرانہ یقیناً جان لے کہ خدا نے اسی یسوع کو، جسے تم نے مصلوب کیا، خداوند بھی اور مسیح بھی ٹھہرایا ہے۔

جب انہوں نے یہ سنا تو ان کے دل پر چوٹ لگی اور انہوں نے پطرس اور باقی رسولوں سے کہا، اے بھائیو، ہم کیا کریں؟

پھر پطرس نے ان سے کہا، توبہ کرو، اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لیے یسوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے، اور تم روح القدس کا عطیہ پاؤ گے۔ کیونکہ یہ وعدہ تمہارے لیے ہے، اور تمہاری اولاد کے لیے، اور ان سب کے لیے جو دور ہیں، یعنی جتنے کو خداوند ہمارا خدا بلائے گا۔ اور بہت سی اور باتوں سے اس نے گواہی دی اور نصیحت کی، یہ کہتے ہوئے کہ اس کچ رو نسل سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ پس جنہوں نے اس کا کلام خوشی سے قبول کیا انہوں نے بپتسمہ لیا؛ اور اسی دن ان میں تقریباً تین ہزار جانیں شامل کی گئیں۔ اعمال رسول 2:34-41۔

پطرس کے پاس باندھنے اور کھولنے کی کنجیاں تھیں، اور جب وہ ایسا کرتا تھا تو آسمان پطرس کے فعل کی تائید کرتا تھا۔ پطرس الوہیت اور انسانیت کے اشتراک عمل کی نمائندگی کرتا ہے جو کلام خدا کی سچائیوں کی مہر کشائی کے لیے کارفرما ہے۔ جب وہ سچائیاں بے مہر ہوتی ہیں تو انہیں علم کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

مسیح کے زمانے میں معرفت کی کنجی اُن لوگوں نے چھین لی تھی جنہیں اسے سنبھال کر رکھنا چاہیے تھا تاکہ عہد عتیق کے صحیفوں میں حکمت کے خزانے کے دروازے کھول سکیں۔ ربیوں اور معلمین نے عملاً آسمان کی بادشاہی غریبوں اور مصیبت زدوں پر بند کر دی تھی اور انہیں ہلاکت کے لیے چھوڑ دیا تھا۔ اپنی تعلیمات میں مسیح نے ایک ہی وقت میں ان کے سامنے بہت سی باتیں پیش نہ کیں، مبادا ان کے اذہان الجھ جائیں۔ وہ ہر نکتے کو واضح اور نمایاں کر دیتے تھے۔ اگر خیالات کو راسخ کرنے میں مدد ملتی، تو وہ نبوتوں میں موجود پرانی اور مانوس سچائیوں کی تکرار سے عار نہ کرتے تھے۔

مسیح سچائی کے قدیم جواہر کے موجد تھے۔ دشمن کی کارستانیوں کے باعث یہ سچائیاں اپنی جگہ سے ہٹا دی گئی تھیں۔ انہیں ان کے حقیقی مقام سے جدا کر کے باطل کے سانچے میں رکھ دیا گیا تھا۔ مسیح کا کام یہ تھا کہ ان قیمتی جواہر کو سچائی کے سانچے میں ازسرنو ترتیب دے کر قائم کرے۔ سچائی کے وہ اصول جو خود اسی نے دنیا کو برکت دینے کے لیے عطا کیے تھے، شیطان کی وساطت سے دفن کر دیے گئے تھے اور بظاہر معدوم ہو گئے تھے۔ مسیح نے انہیں باطل کے ملیے سے نکالا، انہیں نئی، حیات بخش قوت عطا کی، اور حکم دیا کہ وہ قیمتی جواہر کی طرح دمکیں اور ہمیشہ کے لیے ثابت قدم رہیں۔

خود مسیح ان پرانی سچائیوں میں سے کسی کو بھی بغیر ذرہ بھر مستعار لیے استعمال کر سکتے تھے، کیونکہ ان سب کے موجد وہی تھے۔ انہوں نے ہر نسل کے اذہان اور افکار میں انہیں ڈال دیا تھا، اور جب وہ ہماری دنیا میں آئے تو انہوں نے ان سچائیوں کو، جو مردہ ہو چکی تھیں، دوبارہ ترتیب دیا اور ان میں جان ڈال دی، اور آئے والی نسلوں کے فائدے کے لیے انہیں پہلے سے زیادہ مؤثر بنا دیا۔ یہی یسوع مسیح تھے جن کے پاس یہ قدرت تھی کہ سچائیوں کو ملیے میں سے نکال کر، انہیں ان کی اصل تازگی اور قوت سے بھی بڑھ کر، پھر سے دنیا کو دے دیں۔ مخطوطات کی اشاعتیں، جلد 13، صفحات 240، 241۔

پطرس کی کلیدی باندھنے اور کھولنے کی تھیں، اور پطرس آخری مسیحی دلہن کی نمائندگی کرتا ہے، جو ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی شہادت میں متمثل پطرس کا باندھنے کا پیغام مہر بندی ہے۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی شہادت میں پطرس کا کھولنے کا پیغام تیسری آفت کا اسلام ہے۔

پھر میں نے تیسرے فرشتے کو دیکھا۔ میرے ہمراہ فرشتے نے کہا، "اس کا کام خوف انگیز ہے۔ اس کا مشن ہیبت ناک ہے۔ وہ وہی فرشتہ ہے جسے گندم کو کھرپتوار سے الگ کرنا ہے، اور آسمانی غلہ خانے کے لیے گندم پر مہر لگانی ہے، یا اسے باندھ دینا ہے۔ یہ باتیں پورے ذہن، پوری توجہ کو اپنی گرفت میں لے لینی چاہییں۔" ابتدائی تحریرات، 119۔

باندھی ہوئی گندم کی نمائندگی پنتیکست کی نوبر گندم کی قربانی کرتی ہے، جو ہلانے کی قربانی کی حیثیت سے ایک لاکھ چوالیس ہزار کے علم کے برافراشتہ کیے جانے کی نمائندگی کرتی ہے۔ خدا کی قوم کی مہر بندی پطرس کا داخلی پیغام ہے، جو تیسری خرابی میں اسلام کی تاریخ کے دوران وقوع پذیر ہوتی ہے؛ اور تیسری خرابی 9/11 کے بعد سے بتدریج کھولی جا رہی ہے۔

اور ان باتوں کے بعد میں نے چار فرشتوں کو زمین کے چار کونوں پر کھڑے دیکھا، جو زمین کی چار ہواؤں کو تھامے ہوئے تھے، تاکہ نہ زمین پر ہوا چلے، نہ سمندر پر، نہ کسی درخت پر۔ اور میں نے ایک اور فرشتہ کو مشرق سے چڑھتے ہوئے دیکھا، جس کے پاس زندہ خدا کی مہر تھی؛ اور اس نے ان چار فرشتوں کو، جنہیں زمین اور سمندر کو نقصان پہنچانے کا اختیار دیا گیا تھا، بلند آواز سے پکار کر کہا، زمین کو، نہ سمندر کو، نہ درختوں کو نقصان پہنچاؤ، جب تک ہم اپنے خدا کے بندوں کی پیشانیوں پر مہر نہ کر دیں۔ مکاشفہ 7:1-3۔

وہ چار ہوائیں جو خدا کی قوم کے باندھے جانے کے دوران روکی جاتی ہیں، 9/11 کو چھوڑ دی گئیں، اور پھر انہیں جارج بش، صغیر نے روک دیا۔ پطرس کا بیرونی پیغام اسلام ہے، اور اسلام کا کھولنا اور روکنا وہ بیرونی پیغام ہے جو زمانہ مہر بندی بھر میں جاری رہتا ہے۔ پطرس کی انسانیت الوہیت کے ساتھ پیوستہ ہے، کیونکہ اسے دی گئی کنجیاں آسمان اور زمین کے مابین ہم آہنگی کی نمائندگی کرتی ہیں۔ ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

ابلیس کی تاریکی انہیں گھیر لیتی ہے جو دعا کرنے میں غفلت برتتے ہیں۔ دشمن کی سرگوشیوں کی ترغیبات انہیں گناہ پر آمادہ کرتی ہیں؛ اور یہ سب اس لیے کہ وہ ان امتیازات سے فائدہ نہیں اٹھاتے جو خدا نے دعا کی الہی تعیین میں انہیں عطا کیے ہیں۔ خدا کے بیٹے اور بیٹیاں دعا کرنے سے ہچکچاہٹ کیوں کریں، جب کہ دعا ایمان کے ہاتھ میں وہ کنجی ہے جو آسمانی مخزن کو کھول دیتی ہے، جہاں قادر مطلق کے لامحدود ذخائر محفوظ ہیں؟ بلانقطاع دعا اور بیدار چوکسی کے بغیر ہم بے پروائی میں پڑنے اور راہ راست سے ہٹ جانے کے خطرے میں ہیں۔ مخالف مسلسل کرسی رحمت تک جانے والی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے، تاکہ ہم پرخلوص تضرع اور ایمان کے وسیلہ سے وہ فضل اور قدرت حاصل نہ کر سکیں جو آزمائش کی مزاحمت کے لیے لازم ہے۔

بعض شرائط ایسی ہیں جن پر ہم یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ خدا ہماری دعائیں سنے اور انہیں قبول کرے۔ ان میں سے اولین شرط یہ ہے کہ ہم اس کی مدد کے محتاج ہونے کا احساس کریں۔ اس نے وعدہ فرمایا ہے، 'میں پیاسے پر پانی انڈیلوں گا، اور خشک زمین پر سیلاب لاؤں گا۔' یسعیاہ 44:3۔ جو لوگ راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں، جو خدا کے مشتاق ہیں، وہ یقین رکھ سکتے ہیں کہ وہ سیر کیے جائیں گے۔ دل کو روح القدس کے اثر کے لیے کھلا ہونا چاہیے، ورنہ خدا کی برکت حاصل نہیں کی جا سکتی۔

ہماری عظیم ضرورت خود ایک دلیل ہے اور ہمارے حق میں نہایت بلیغانہ طور پر دادخواہی کرتی ہے۔ لیکن یہ امور ہمارے لیے انجام دینے کے لیے ہمیں خداوند کی جستجو کرنی چاہیے۔ وہ فرماتا ہے،

'مانگو، تو تمہیں دیا جائے گا۔' اور، 'جس نے اپنے ہی بیٹے کو بھی نہ بخشا بلکہ ہم سب کے لیے اسے حوالہ کر دیا، تو وہ اس کے ساتھ ہمیں سب چیزیں بھی بلامعاوضہ کیونکر نہ بخشے گا؟' متی 7:7؛ رومیوں 8:32۔

اگر ہم اپنے دلوں میں بدی کو جگہ دیں، اگر ہم کسی معلوم گناہ سے چمٹے رہیں، تو خداوند ہماری دعا نہ سنے گا؛ لیکن تائب و شکستہ دل کی دعا ہمیشہ مقبول ہوتی ہے۔ جب سب معلوم خطائیں درست کر لی جاتی ہیں، ہم یقین رکھ سکتے ہیں کہ خدا ہماری درخواستوں کا جواب دے گا۔ ہمارا اپنا استحقاق ہمیں کبھی خدا کے فضل کے لیے قابل قبول نہ ٹھہرائے گا؛ یہ یسوع کی شایستگی ہے جو ہمیں نجات دے گی، اور اسی کا خون ہمیں پاک کرے گا؛ تاہم قبولیت کی شرائط کی تعمیل میں ہمارے ذمے ایک کام بھی ہے۔

مستجاب دعا کا ایک اور عنصر ایمان ہے۔ "جو خدا کے پاس آتے لازم ہے کہ ایمان لائے کہ وہ ہے، اور یہ کہ وہ اُن کا اجر دینے والے جو اسے تندہی سے ڈھونڈتے ہیں۔" عبرانیوں 11:6۔ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا، "جو کچھ تم چاہو، جب تم دعا کرو، یقین کرو کہ تم نے وہ پالی ہیں، اور وہ تمہیں ملیں گی۔" مرقس 11:24۔ کیا ہم اس کے قول پر ایمان لاتے ہیں؟ مسیح کی طرف قدم، 94-96۔

"یہاں اُن نوجوانوں کے لیے ایک سبق ہے جو اپنے آپ کو خدا کے خادم قرار دیتے ہیں، اُس کا پیغام اٹھائے ہوئے ہیں، اور اپنی ہی نگاہ میں بلند ہیں۔ اپنے تجربے میں وہ کوئی غیر معمولی بات بیان نہیں کر سکتے جیسا کہ ایلیاہ کر سکتا تھا، پھر بھی وہ اُن فرائض کی ادائیگی سے اپنے آپ کو بلند سمجھتے ہیں جو انہیں حقیر دکھائی دیتے ہیں۔ وہ اس خوف سے کہ کہیں وہ خادم کا کام نہ کر بیٹھیں، ضروری خدمت انجام دینے کے لیے اپنے خدمتی منصب کے وقار سے نیچے اترنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ ایسے سب کو ایلیاہ کی مثال سے سیکھنا چاہیے۔ اُس کے کلام نے آسمان کے خزانے، یعنی شبنم اور بارش، تین برس تک زمین سے روک دیے۔ آسمان کو کھولنے اور بارش کی جھڑپاں برسوانے کی کنجی اُس کے کلام ہی میں تھی۔ بادشاہ اور اسرائیل کے ہزاروں کے سامنے جب اُس نے اپنی سادہ دعا کی تو خدا کی طرف سے وہ معزز ٹھہرا؛ اُس کے جواب میں آسمان سے آگ لپکی اور قربانی کے مذبح پر آگ بھڑکا دی۔ یعل کے آٹھ سو پچاس کاہنوں کو قتل کرنے میں اُس کے ہاتھ نے خدا کا فیصلہ نافذ کیا؛ اور پھر بھی، اُس دن کی کمر توڑ محنت اور نہایت نمایاں فتح کے بعد، وہی جو آسمان سے بادل اور بارش اور آگ لا سکتا تھا، ایک ادنیٰ خادم کی خدمت انجام دینے پر تیار ہوا اور تاریکی، ہوا اور جراثیم میں اخاب کے رتھ کے آگے دوڑا، اُس فرماں روا کی خدمت کے لیے جسے اُس نے اُس کے گناہوں اور جرائم کے سبب روبرو ملامت کرنے میں خوف نہ کیا تھا۔ بادشاہ پھاٹکوں کے اندر داخل ہو گیا۔ ایلیاہ نے اپنی چادر اپنے گرد لپیٹی اور خاک برہنہ پر لیٹ گیا۔" ٹیسٹیمونیز، جلد 3، 287۔